روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر، عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
منگل 16-مارچ 1999ء - 27 ذی قعدہ 1419 ہجری - 16- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 60

خدمت والدین کی برکات

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

جو شخص لمبی عمر اور رزق میں فراوانی کی تمنا رکھتا ہو اسے چاہئے کہ والدین سے نیکی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔

(مسند احمد جلد3 صفحہ 266)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عارضی اور ظلی طور پر دو اور بھی وجود ہیں جو ربوبیت کے مظہر ہیں۔ ایک جسمانی طور پر، دوسرا روحانی طور پر۔ جسمانی طور پر والدین ہیں اور روحانی طور پر مرشد اور ہادی ہیں۔ دوسرے مقام پر تفصیل کے ساتھ بھی ذکر فرمایا ہے۔ (-) یعنی خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمات کا کس طرح متکفل ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پرتو محبت کا ان میں ڈال دیا، مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خداتعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔ اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فرد بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو یا کوئی حاکم ہو، کسی سے محبت نہیں کر سکتا اور یہ خدا کی کمال ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ ان کے تکفل میں ہر قسم کے دکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس خداتعالیٰ نے تکمیل اخلاق فاضلہ کے لئے رب الناس کے لفظ میں والدین اور مرشد کی طرف ایما فرمایا ہے تاکہ اس مجازی اور مشہود سلسلہ شکر گذاری سے حقیقی رب اور ہادی کی شکر گذاری میں لے لئے جائیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 315)

گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام
موسمی پھولوں کی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گلشن احمد نرسری 18- مارچ تا 26- مارچ 1999ء موسمی پھولوں کی شاندار نمائش کا انعقاد کر رہی ہے۔ جس میں گلاب اور ہر قسم کے انڈور / آؤٹ ڈور پودے نیز پھلدار پودے رکھے جائیں گے۔

مرد حضرات اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ وقتوں میں نمائش دیکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ آنے والے معزز احباب کے لئے کھانے پینے کے مختلف سٹال بھی موجود ہوں گے۔

نمائش کے موقعہ پر تمام قسم کے پودے اور خالی گملوں کی مختلف اقسام فروخت کے لئے بھی دستیاب ہوں گی۔

نمائش کے ٹکٹ گلشن احمد نرسری سے دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اللہ نے حکم دیا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

قرآن مجید نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکرگزار بچے بن کر رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (-) حسن سلوک کرنے والے بنو اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے جو قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے (-) تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

(-) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں گا۔

(-) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے اور دینی اور دنیوی معاملات میں اس کا اسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے میں نے منتخب کی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں:-

ایک۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ جو (دین حق) نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے دی۔

دوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ اچھا سلوک کرو۔

تیسرے یہ کہ ان کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو اف تک نہ کہو۔

چوتھے یہ کہ ان کو جھڑکو مت۔ کسی بات پہ تلخ کلامی سے کام نہ لو۔

پانچویں یہ کہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ چھٹے یہ کہ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو۔

ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو یہ عاجزانہ رویہ جو تم اختیار کرو اس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو۔

جس کا اظہار اس طرح کرو کہ ان کے لئے دعا کرتے رہا کرو (یہ آٹھواں ہے) کہ اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر۔

(از خطبہ 20- جولائی 1979ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ عبدالسمیع خان

ہمارا چاند قرآں ہے نمبر13

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر4 حصہ نمبر2
4-اگست 94ء

فاسق کون ہیں

سورۃ البقرہ آیت 28- یضل بہ کثیرا عام طور پر قرآن کریم کا اسلوب ہے۔ کہ اچھی بات پہلے بیان کرتا ہے۔ اور بری بات کو بعد میں۔ لیکن جہاں بری بات پہلے بیان ہو وہاں کوئی قرینہ موجود ہوتا ہے۔ یہاں ان لوگوں کا قول بیان ہو رہا ہے۔ جو اعتراض کرتے ہیں اور خود فاسق ہیں۔ تو پہلے ان کا ذکر کر دیا۔

پھر فرمایا وہ فاسقین کے سوا کسی کو گمراہ نہیں ٹھہراتا۔ یہ نہیں کہ کسی اچھے بھلے آدمی کو گمراہ کر دے تاکہ فاسق ہو جائے۔ فاسقین کون ہیں جو فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ قرآن کریم نے فسق کی خود تعریف فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عہد توڑتے ہیں۔ اور جس بات کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے وہ کاٹ دیتے ہیں۔ میثاق کو توڑنے والوں سے مراد وہ مذہبی قومیں ہیں۔ جو الٰہی میثاق کے ذریعہ۔ نبوت کے ذریعہ خدا کے ایک معاہدے کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ پھر اس معاہدے کی بے حرمتی کی۔ اور توڑ کر اس سے گردنیں آزاد کرالیں یہ ہے نقضِ عہد۔ یہود نے بھی نقض عہد کیا اور عیسائیوں نے بھی کیا بحیثیت قوم کے۔ پس فاسق وہ ہے۔ جو عہد باندھ کر توڑ دے۔ اور خصوصیت سے بنی نوع انسان کے لئے خطرہ بن جائے۔ بجائے اس کے کہ انسانی حقوق ادا کرے۔ وہ انسانی حقوق غصب کرنے والا بن جائے۔ تعلقات کو مضبوط بنانے کی بجائے توڑنے والا بن جائے۔ اور زمین میں فساد پھیلائے۔

زندگی خدا کی دلیل ہے

سورۃ البقرہ۔ آیت 29 فرمایا۔ تم اللہ کا انکار کر کیسے سکتے ہو۔ تم تو مردہ تھے۔ تمہیں تو پتہ ہی نہیں ہے کہ کیا تھا۔ کس چیز نے تمہیں زندہ کیا ہے۔ مردہ خود تو زندہ نہیں ہو سکتا۔ تو زندگی کو خالق کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔ کیونکہ موت خود بخود زندگی میں نہیں بدل سکتی۔ زندگی موت کو زندگی میں بدلتی ہے۔ آپ مردہ چیزوں کو زندگی میں داخل کرتے ہیں۔ وہ زندہ ہوتی جاتی ہیں۔ اگر بچہ ہے۔ وہ مردہ چیزیں کھاتا ہے۔ تو ہر چیز جو اس کے پیٹ میں جاتی ہے وہ زندگی کے اندر داخل ہو کر زندگی کا جزو بنتی جاتی ہے۔ لیکن مردہ بچے کے منہ میں جتنا مرضی ڈال لو۔ ناممکن ہے کہ اس کا وجود اس کو ہضم کر کے مردہ کو زندگی میں بدل دے۔ یہ قانون ہے ایسا سائینٹفک۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور فرماتا ہے۔ تم تو مردہ تھے۔ اور مردہ خود زندہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے تمہیں زندہ فرمایا۔

یاد رکھنا پھر وہ مارے گا زندگی ہمیشہ کے دن نہیں ہیں۔ پھر زندہ کر دے گا۔ جس طرح پہلی زندگی میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ مردہ حالت سے زندگی پیدا ہوئی تھی آئندہ میں کیا شک کر سکتے ہو۔ عجیب طرز کلام ہے کہ پہلی موت سے زندگی خدا کی ہستی کی دلیل ہے اور جب خدا کی ہستی کی دلیل قائم ہو گئی۔ تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر شک بیوقوفوں والی بات ہو گی اس پر بھی یقین آنا چاہئے۔ پہلی دفعہ اللہ پر یقین کے لئے دلیل باندھی ہے۔ دوسری دفعہ بعث بعد الموت پر یقین کے لئے اسی دلیل کو قائم کر دیا۔ خدا چونکہ زندگی کا ذریعہ ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا۔ تو آئندہ کی زندگی بھی یقینی ہو گئی ثم الیہ ترجعون۔ پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے لوٹ کر بہرحال تمہیں اس کی طرف جانا ہے۔

انسان ذمہ دار ہے

البقرہ آیت 30 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے سب کا سب تمہارے لئے پیدا کیا سب کا سب براہ راست تو پیدا نہیں ہوا۔ کیڑے مکوڑے ہیں۔ بے شمار ڈائینا سور۔ اور بے شمار مخلوقات تھیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یہ سارے مر کر انسان کے فائدے کی چیزوں میں بدل جاتے ہیں۔ تمام جانور تمام درخت جو کچھ بھی ہے۔ وہ کوئلہ یا تیل بن گئے۔ تو کس کے لئے پیدا کئے کس کے لئے مرے۔ انسان کے لئے۔ اور تو کسی نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تمہارے لئے پیدا کی ہے۔ پس جس کی اتنی خاطر کی گئی۔ وہ ذمہ دار بھی ہے۔ اس سے جواب طلبیاں بھی ہوں گی۔ جن کو کسی کی خاطر پیدا کیا گیا ان کی جواب طلبی کیسے ہو گی۔ وہ تو خود کسی کے کام آ گئے جس کی خاطر یہ سارے نخرے ہوئے ہیں اس سے پوچھا بھی جائے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اللہ کسی قوم پہ وہ وقت نہ لائے

اس شوخ کا گو ہم پہ کرم بھی ہے ستم بھی
ہم اہلِ محبّت کے لئے شہد ہے سَم بھی
ہے ذِکرِ خُدا لب پہ تو ہیں دل میں صنم بھی
ہر فن میں ہے اُستاد مرا شیخِ حرم بھی
کھائی ہے کوئی کام نہ کرنے کی قسم بھی
ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں ہم طبل و عَلَم بھی
ہم اہلِ وفا ہیں اسی اُمید پہ زندہ
وا ہوگا کبھی ہم پہ ترا بابِ کرم بھی
آنکھیں بھی تجھے ڈھونڈ رہی ہیں مرے محبوب
ہیں محوِ تگ و دو مرے لغزیدہ قدم بھی
مانا کہ ہے تُو حُسن میں یکتائے زمانہ
دیوانگئ عشق میں مشہور ہیں ہم بھی
کچھ تُو بھی ہمیں چھوڑ کے ناخوش ہی رہا ہے
کچھ سوزِ محبّت میں سُلگتے رہے ہم بھی
مِل جائے جہاں تُو وہ گلستاں ہو کہ صحرا
فردوس بھی کہتے ہیں اُسے' باغِ اِرم بھی
سنتے تھے کہ دلکش ہے شہادت گہِ اُلفت
مقتل کو چلے سر سے کفن باندھ کے ہم بھی
ہر گوشۂ دل ہے ترے جلووں سے مُنوّر
اشکوں سے فروزاں ہیں مرے دیدۂ نم بھی
کچھ ہم بھی سُنائیں تجھے رودادِ محبّت
اے گردشِ ایام ذرا تھم' ذرا تھم بھی
کِس طرح اٹھا پائیں گے ہم بارِ سِتم کا
ہم تو' نہ اٹھا پائے ترا بارِ کرم بھی
شمشیر و سناں' تیرو کماں' ہیں تری میراث
اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ہم بھی
اللہ کسی قوم پہ وُہ وقت نہ لائے
سچ لکھنے سے معذور ہوں جب اہلِ قلم بھی
دیکھا ہے یہ کس چشمِ فسوں ساز کو میں نے
ہے ہیچ نگاہوں میں مری ساغرِ جم بھی
دُنیا بھی بہت درپئے آزار ہے لیکن
کچھ کم تو نہیں ہم پہ ترا لطف و کرم بھی
کب تک قفسِ زیست میں رہتا کوئی محمود
صد شکر کہ اب مائلِ پرواز ہیں ہم بھی

لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن

سلطان احمد پیر کوٹی صاحب

قسط سوم آخر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود کی نظر میں

آپ کو سخاوت میں بلند مقام حاصل تھا

آپ سخاوت میں بھی بہت ممتاز تھے آپ کے احسانات کا سلسلہ مسلم و غیر مسلم کے لئے عام تھا۔ کفار مکہ میں سے اکثر آپ کے زیر احسان تھے اس لئے وہ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے اور جب آپ کسی مظلوم مسلمان کی مدد کے لئے جاتے اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تو وہ اپنی گردنیں نیچی کر لیتے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی بخل نہ کیا۔ خود فقیرانہ گزارہ کیا لیکن غریب بھائی کی مدد سے ہاتھ پیچھے نہیں کھینچا۔ کمزوروں کی اپنے ہاتھ سے مدد فرماتے کمزوروں کی امداد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بڑھیا کو بلاناغہ حلوا کھلایا کرتے تھے اور ان کے اس فعل کی خبر کسی کو نہ تھی۔ ایک دن بڑھیا کو حلوا نہ پہنچا اس نے اس سے یہ یقین کر لیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اب جائے غور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے مقاصد سے اس بڑھیا کی جو کہ اور کچھ نہ کھا سکتی تھی خدمت کیا کرتے تھے۔ کہ ایک دن حلوا نہ پہنچے سے اس کو یقین ہو گیا کہ آپ وفات پا گئے یعنی اس بڑھیا کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ آپ زندہ ہوں اور اس کو حلوا نہ پہنچے۔ یہ ممکن ہی نہ تھا۔

(الحکم 14 جولائی 1908ء)

ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے پودا کا پھل کھاتا ہے

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اسلام کے باغ پر خزاں آگئی تھی منافق اور کمزور لوگ ارتداد اختیار کر گئے۔ صرف دو مساجد میں نماز باجماعت ہوتی تھی جھوٹے نبی ظاہر ہو گئے اور فتنوں نے سر اٹھایا اس وقت حضرت ابو بکر آگے آئے آپ نے ان فتنوں کا قلع قمع کیا اور اسلام کو دوبارہ قائم کیا آپ اسلام کے آدم ثانی تھے گویا آپ نے اسلام کا پودا نئے سرے سے لگایا اور اس کی آبیاری کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیق کے شمائل و خصال آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں بے شک ہر مومن آپ کے لگائے ہوئے پودے کا پھل کھاتا ہے اور آپ کے درس آگہی سے فیضیاب ہے ہمارے دین کے لئے آپ نے ہمیں فرقان دیا اور دنیا کے لئے امن و امان عطا کیا جو اس کا انکار کرے وہ جھوٹ سے کام لیتا ہے اور شیطانی خیالات کو اپناتا ہے۔ جس کسی پر اس کا مقام مشکوک ہوا وہ دانستہ خطا میں مبتلا ہوا وہ ایک جوہڑ کو دریا سمجھا ایسے لوگ غیظ و غضب کا شکار ہو گئے اور شرفاء قابل احترام لوگوں کے سردار کی تحقیر کا موجب ہوئے۔

(سر الخلافہ ص 25)

آپ کا صدق بے نظیر تھا

آپ کے صدق کی تعریف کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ ہے جو اس کے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابو بکر نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

(الحکم جلد 9 ص 9-8)

جب آنحضرت ؐ نے رحلت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر نکلے کہ اگر کوئی کہے گا کہ آنحضرت صلعم نے انتقال فرمایا ہے تو میں اسے قتل کروں گا ایسی حالت میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے بڑی جرات اور دلیری سے کلام کیا اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا (۔) محمد بھی اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہی ہیں اور آپ سے پہلے جس قدر نبی ہو گزرے ہیں سب نے وفات پائی اس پر وہ جوش فرو ہوا اس کے بعد بادیہ نشین اعراب مرتد ہو گئے..... اب غور کرو کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے پر بھی ہمت اور حوصلہ کو نہ چھوڑنا یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں یہ استقامت صدق ہی کو چاہتی تھی اور صدیق ؓ نے ہی دکھائی۔ ممکن نہ تھا کہ کوئی دوسرا اس خطرہ کو سنبھال سکتا۔ تمام صحابہ اس وقت موجود تھے کسی نے نہ کہا کہ میرا حق ہے وہ دیکھتے تھے کہ آگ لگ چکی ہے اس آگ میں کون پڑے حضرت عمر ؓ نے اس حالت میں ہاتھ بڑھا کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سب نے یکے بعد دیگرے بیعت کر لی یہ ان کا صدق ہی تھا اس فتنہ کو فرو کیا اور ان موذیوں کو ہلاک کیا مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھا اور اس کے مسائل اباحت کے مسائل تھے لوگ اس کی اباحتی باتوں کو دیکھ کر کہ اس کے مذہب میں شامل ہوتے جاتے تھے لیکن خدا نے اپنی معیت کا ثبوت دیا اور ساری مشکلات کو آسان کر دیا۔

(ایضاً)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گردنیں احسانات ابو بکر ؓ کی وجہ سے گرانبار ہیں

سیدنا حضرت ابو بکر ؓ کے احسانات مسلم و غیر مسلم سب پر عام تھے لیکن مسلمانوں پر جو احسان آپ نے کیا وہ اتنا عظیم ہے کہ وہ اس کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی اور خوبیاں بھی ہیں اور ایسی برکات بھی ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔ ان کے مسلمانوں کی گردنوں پر بہت احسانات ہیں۔ جن کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جو حد سے گزرنے والوں میں سے پہلے نمبر پر ہو اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے امن کا موجب اور کافروں اور مرتدوں کی بھڑکائی ہوئی آگ کو بجھانے والا بنایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرقان مجید کا پہلا حامی' پہلا خادم' اور اس کا پہلا شائع کرنے والا بنایا' آپ نے جمع قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی ترتیب کی حقیقت دریافت کرنے میں پوری کوشش کی اور دین کی ہمدردی میں آپ کی آنکھوں نے آنسو بہائے جو چشمہ کے پانی کے بہنے سے کم نہیں تھے۔ اور یہ خبریں یقین کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ لیکن تعصب عاقلوں کی عقل اور فہم پر ایک تبر کا کام کرتا ہے۔"

(سر الخلافہ ص 18)

عربی محامد

سیدنا حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنے منثور کلام میں حضرت ابو بکر ؓ کے محاسن و محامد بیان فرمائے ہیں۔ وہاں اپنے منظوم کلام میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں آپ کے کچھ اشعار کا ترجمہ درج ہے۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقام کس قدر بلند تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) اور میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا چاشت کے وقت سورج۔ آپ کے اخلاق حمیدہ بڑے مقبول ہیں۔

آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سایہ کی مانند تھے۔ جب بھی آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا آپ ایک بہادر کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے۔

آپ نے دین کی اعانت کے لئے سوائے کسی حقیر اور ناچیز شئے کے اپنے گھر کا سارا مال دے دیا۔

اور جب ہمارے نبی ﷺ نے موت کے موقعہ پر رفیق بننے کی دعوت دی تو آپ شوق سے آگے آئے۔ آپ نے پیٹھ نہیں پھیری۔

آپ نے دین کو زندہ کرنے کے لئے دنیوی خواہشات کو فنا کر دیا۔ اور ہر گھاٹ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے۔

اگر تو پاک و مطہر اور عتیق اللہ یعنی حضرت ابو بکر ؓ کے اوصاف دیکھنا چاہتا ہے تو اے طالب ہدایت تجھے خدا کے کلام کو دیکھنا واجب ہے۔

اللہ کی قسم میں تمام کے تمام اصحاب میں سے ابو بکر ؓ کی مانند معطر دل والا کوئی بھی نہیں دیکھتا۔

صحابہ ؓ نے آپ کی فضیلت کی وجہ سے آپ کو بخوشی پسند کر لیا۔ اور سمندر کو ہر نہر پر قدرت و تسلط حاصل ہوتا ہے۔

حضرت صدیق ؓ کی تو خدائے مہیمن بھی مدح ثنا کرتا ہے اور اے مسکین اگر تو آپ کی عیب چینی کرتا ہے۔ تو تیری حیثیت ہی کیا ہے۔

آپ کی باقیات صالحات سورج کی طرح چمک رہی ہیں آپ کی اس پاکیزگی کے لئے آیات کا چشمہ ہے۔

آپ تنگی کے وقت دین کی اعانت میں لگ گئے۔ آپ اسی رسول ؐ کے ساتھ غار میں قیام پذیر ہوئے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طاقت و قوت عطا کی گئی تھی۔

آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک بلند مرتبہ والے امین اور زاہد ہیں۔ آپ دین حق کو ہر بیہودہ بات اور فضیحت سے پاک کرنے والے ہیں۔

اور کتنے ہی فتنے اٹھے کہ دین پر ان کے شر کا ڈر پایا جاتا تھا۔ اور کتنے ہی مصائب تھے جو توڑنے والے پتھر کی مانند تھے۔

آپ کا دل انبیاء کے دل کی مانند تھا اور آپ کی ہمت شیر کی طرح حملہ آور تھی۔

میں تو آپ کی عادات اور جلووں میں خدا کے چہرہ کا نور دیکھتا ہوں۔ آپ گویا آفتاب کے ٹکڑے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی درگاہ قدس میں آپ کا ایک بلند مقام ہے۔ پس لعنت ہے ان زبانوں پر جو خنجر کی طرح تیز ہیں۔

آپ کی خدمات بدر کی طرح روشن ہیں اور آپ کے ثمرات میووں کی طرح بکثرت ہیں۔

آپ باغات کی سیرابی کی بشارت دینے کے لئے آئے تھے۔ پس سیراب کرنے والے اور بشارت دینے والے کا اللہ ہی بھلا کرے۔

(سر الخلافہ)

آپ کا نیک انجام

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعمال و افعال اور آپ کی خدمات دینیہ کا کیا عجیب اجر عطا فرمایا۔ دنیا میں تو آپ کو اپنے محبوب و متبوع رسول اللہ ﷺ کی معیت حاصل تھی ہی وفات کے بعد بھی آپ کو یہ معیت حاصل رہی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کے پہلو میں دفن ہو کر موت کے بعد بھی معیت کے انعام کو پا گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"آپ فوت ہوئے تو سید النبیین و امام

باقی صفحہ 7 پر

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

امانت و دیانت کے پاکیزہ نمونے

ماہرین عمرانیات انسان کو ایک معاشرتی حیوان قرار دیتے ہیں۔ اس معاشرتی حیوان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے جو طریق اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے قرآن کریم میں بتایا ہے وہ انسان کو بااخلاق انسان بناتا ہے اور بااخلاق انسان سے ترقی دے کر باخدا انسان بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے 1896ء میں لاہور میں منعقدہ جلسہ مذاہب عالم میں اپنے معرکتہ الآرا مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں انسان کی طبعی اور روحانی حالتوں کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بہت دل آویز اور دلنشین انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے اور انسان کی اخلاقی حالتوں کی وضاحت کرتے ہوئے امانت و دیانت کے خلق کو ایک بنیادی خلق کے طور پر پیش فرمایا ہے کہ امانت و دیانت کے خلق کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسانی معاشرہ میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ آپ بھی اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین میں امانت و دیانت کے خلق کو اختیار کرنے کی بہت تلقین فرمائی اور خود ان کے سامنے امانت و دیانت کے اثر انگیز نمونے پیش فرمائے آپ کے جانثار رفقاء نے آپ کے پاکیزہ نمونے کو دیکھتے ہوئے امانت و دیانت کے خلق کو اختیار کیا اور ایسے ہی پاکیزہ نمونے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

کس کی اجازت سے

حضرت مسیح موعود بلا اجازت کسی کی چیز لینے کو ناپسند کرتے تھے اور بچوں کو اس امر کا پابند بنانے میں کوشاں رہتے تھے کہ ان میں بھی امانت کا مفہوم ذہن نشین رہے کیونکہ بچپن کے سیکھے ہوئے اخلاق پوری زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ حضرت مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب اس قسم کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک دن کچھ احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک کیکر کا درخت گرا ہوا تھا۔ بعض دوستوں نے اس کی شاخوں سے مسواکیں بنالیں۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد بھی ساتھ تھے چھوٹی عمر تھی۔ ایک مسواک کسی نے ان کو بھی دے دی اور انہوں نے بے تکلفی اور بچپن کی وجہ سے ایک دو دفعہ حضور کو بھی کہا ابا مسواک لے لیں مگر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"میاں پہلے ہمیں یہ بتلاؤ کہ کس کی اجازت سے یہ مسواکیں حاصل کی گئی ہیں" یہ بات سنتے ہی سب نے مسواکیں زمین پر پھینک دیں۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر5 ص21)

وہیں رکھ دو

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری جو حضرت مسیح موعود کے مقرب رفیق تھے۔ ان کے آپ سے دعویٰ سے قبل کے تعلقات تھے اور آپ کے ساتھ بہت سے سفروں میں رفاقت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ کی امانت کے بارے میں یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضرت صاحب قادیان کے شمالی جانب سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ پر ایک کھیت کے کنارے ایک چھوٹی سی بیری تھی اور اسے بیر لگے ہوئے تھے اور ایک بڑا عمدہ پکا ہوا لال بیر راستہ میں گرا ہوا تھا۔ میں نے چلتے چلتے اسے اٹھالیا اور کھانے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہ کھاؤ۔ اور وہیں رکھ دو۔ آخر یہ کسی کی ملکیت ہے میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے آج تک میں نے کسی بیری کے بیر بغیر اجازت مالک اراضی کے نہیں کھائے کیونکہ جب میں کسی بیری کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے یہ بات یاد آجاتی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اس علاقہ میں بیریاں عموماً خودرو ہوتی ہیں اور ان کے پھل کے متعلق کوئی پروا نہیں کی جاتی۔

(سیرت المہدی جلد اول ص102، 103)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی جو حضرت اقدس کے خاص رفیق تھے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا میں اور آپ کوئی دو ہیں۔ آپ اکثر قادیان تشریف لاتے تھے ہفتوں حضرت اقدس کی صحبت اختیار کرتے۔ اور جب اجازت ملتی تب واپس جاتے بعض دفعہ ایک دو دن کے لئے آتے اور مہینوں واپسی کی اجازت نہ ملتی۔ آپ ملازمت کی پرواہ کئے بغیر اپنے امام کا حکم مقدم رکھتے اور اجازت کے انتظار میں مہینوں قادیان ٹھہرے رہتے جب اجازت ہوتی تب واپس اپنی ملازمت پر تشریف لے جاتے۔ بعض اوقات آپ کو ملازمت سے فارغ بھی کر دیا گیا مگر آپ نے حضرت اقدس کو اس امر کی اطلاع تک نہ دی بلکہ حضرت اقدس کے حکم کو مقدم سمجھتے ہوئے قادیان قیام کیا۔ اور حضرت اقدس کے گھر الدار میں رہائش رکھتے تھے آپ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ کا تعلق حضرت اقدس سے 1883ء سے تھا۔ آپ حضرت اقدس کی امانت کے سلسلہ میں ایک خوبصورت واقعہ بیان کرتے ہیں جو ایک طرف آپ کی امانت کا آئینہ دار ہے دوسری طرف تربیت اولاد کا زریں اصول ہے۔

بچے کی امانت

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود.... لیٹے ہوئے تھے اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم حضور کے پیر داب رہے تھے کہ شاہ صاحب نے اشارہ کرکے مجھے کہا کہ یہاں پر جیب میں کوئی سخت چیز پڑی ہے میں نے ہاتھ ڈال کر نکالی تو حضور کی آنکھ کھل گئی آدھی ٹوٹی گھڑے کی ایک چپنی اور دو ایک ٹھیکرے تھے۔ میں پھینکنے لگا تو حضور نے فرمایا یہ میاں محمود نے کھیلتے کھیلتے میری جیب میں ڈال دیئے ہیں۔ آپ پھینکیں نہیں۔ میری جیب ہی میں ڈال دیں کیونکہ میاں نے ہمیں امین سمجھ کر اپنے کھیلنے کی چیز رکھی ہے وہ مانگیں گے تو ہم کہاں سے دیں گے۔

(ارفقاء احمد جلد چہارم ص99)

گنے واپس رکھ دو

میاں روڑا صاحب قادر آباد روایت بیان کرتے ہیں۔

ایک دفعہ دو بیلی حضرت صاحب نے بٹالہ جانے کے واسطے تیار کی..... حضرت صاحب اور کچھ عورتیں بچے ساتھ تھے اور ایک نوکر پیراندتا بھی آپ کے ہمراہ تھا۔

راستے میں چلتے چلتے پیراندتا نے کسی کماد سے گنے بچوں کو توڑ دیئے حضرت صاحب نے بچوں کے ہاتھ میں گنے دیکھ لئے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ گنے تم نے کہاں سے لئے ہیں۔

بچوں نے کہا کہ پیرے نے دیئے ہیں۔

حضرت صاحب نے پیرے سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اس کماد سے لئے ہیں۔

آپ (حضرت مسیح موعود) نے کہا یہ کس کی اجازت سے لئے ہیں۔ یہ گنے وہاں ہی چھوڑ آ۔ وہ سب گنے وہاں چھوڑ آیا اور چار پیسے بھی وہاں رکھ آیا تاکہ وہ زمیندار آکے آپ ہی لے لے گا۔

ایک تولہ مٹی نہ لی

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی جو حضرت مسیح موعود کے مقرب رفیق تھے جو اپنی پیری مریدی چھوڑ کر حضرت مسیح موعود کے در پر آبیٹھے تھے۔ اپنے واقعات پر مشتمل کتاب تذکرۃ المہدی میں تحریر فرماتے ہیں۔

ایک روز لدھیانہ میں حضرت.... (اماں جان) کے درد جنب ہوا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب وہ ترکیب درد کی کرو اور میں مٹی لاتا ہوں اور چاقو بھی۔ حضرت اقدس نے مٹی کی تلاش کی لیکن نہ ملی۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ دیوار کچی ہے اور ٹوٹی ہوئی بھی ہے اس میں سے مٹی ایک تولہ کی ضرورت ہے لے لیں۔

فرمایا یہ حق العباد ہے بغیر اجازت کیونکر لے سکتے ہیں قرآن شریف میں تم نہیں پڑھتے کہ (جو کوئی ایک ذرہ نیک عمل کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر بدی کرے گا وہ اس کا انجام دیکھے گا) میں اس وقت شرمندہ ہوا کہ میں نے ایسی بات کیوں کہی پھر میں نے توبہ کی اور بہت استغفار کی۔

(تذکرۃ المہدی حصہ اول ص263)

امین

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ والد صاحب ہر وقت دین کے کام میں لگے رہتے تھے۔ گھر والے ان پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ گاؤں والوں کو بھی ان پر پورا اعتبار تھا شریک بھی ویسے مخالف تھے ان کی نیکی کے اتنے قائل تھے کہ جھگڑوں میں کہہ دیتے تھے کہ جو کچھ یہ کہہ دیں گے ہم کو منظور ہے۔ ہر شخص ان کو امین جانتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد اول ص219)

اکل حلال کا نمونہ

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق اور آپ کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے افسران نہر نے ایک قاعدہ کے ماتحت ان سے سو روپیہ کی نقد ضمانت طلب کی ان کے معاصرین نے زر ضمانت داخل کر دیا مگر میر صاحب نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے اور فی الحقیقت نہیں تھا۔

جو کام ان کے سپرد تھا (اوورسیری کا) وہ اس میں ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتے تھے اور لوگ کرتے تھے مگر وہ حلال اور حرام میں امتیاز کرتے تھے اور ان کی ملازمت کا عہد رشوت ستانی کے داغ سے بالکل پاک رہا۔ اور اکل حلال ان کا عام شیوہ تھا۔

غرض انہوں نے صاف کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں دوستوں اور افسروں نے ہرچند کہا کہ آپ روپیہ کسی سے قرض لے کر داخل کر دیں۔ مگر آپ یہی کہتے رہے کہ میں قرض ادا کہاں سے کروں گا۔ میری ذاتی آمدنی سے قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا یا تو روپیہ داخل کرو۔ ورنہ علیحدہ کئے جاؤ گے۔ انہوں نے عزم کر لیا کہ علیحدگی منظور ہے مگر سلسلہ چیف انجینئر تک پہنچا جب اس نے کاغذات کو دیکھا تو اسے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اس محکمہ میں ایسا امین موجود ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سب اوورسیئر ہزاروں روپیہ کما لیتے ہیں۔ جو شخص ایک سو روپیہ داخل نہیں کر سکتا۔ اور اسے علم ہے کہ اس عدم ادخال کا نتیجہ ملازمت سے علیحدگی ہے۔ قرض بھی نہیں لیتا کہ اس کے ادا کرنے کا ذریعہ اس کے پاس نہیں یقیناً وہ امین ہے اور میر صاحب کو اس نے ادخال ضمانت سے مستثنیٰ کر دیا۔

(حیات ناصر ص20-21)

امانت دار کی دعا

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت منشی اروڑے خان صاحب تھے اور انہوں نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے وہ کچہری میں چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے پھر اور ترقی کی تو سرشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیل دار بنے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ اور حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب پانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

آپ کی آخری عمر میں ایک نوجوان نے آپ

باقی صفحہ 7 پر

حاصل مطالعہ

ڈاکٹر عبدالسلام کی قدر نہ کی گئی

جناب ایم ایس خالد ہفت روزہ فیملی میں لکھتے ہیں۔

پاکستان کے ایک دور افتادہ شہر جھنگ گھمیانہ میں 29۔جنوری 1926ء بروز جمعتہ المبارک نو بجے دن جس بچے نے آنکھ کھولی۔ والدین نے اس نومولود کا نام عبدالسلام رکھا۔ اس سعادت مند بیٹے نے 21۔ نومبر 1996ء کو جب پاکستانی وقت کے مطابق صبح سوا آٹھ بجے اپنا آخری سانس لیا تو ستر سال' نوماہ بائیس دنوں پر محیط وہ زندگی کے ہر میدان میں ایسی عظیم عالمگیر کامیابیاں حاصل کر چکے تھے کہ سائنس کے علم کی جستجو میں دنیا کی بڑی یونیورسٹیوں کے تین تین سالوں پر پھیلے ہوئے ریسرچ کاموں کو اپنی خداداد ذہانت اور محنت سے محض ایک سال کے مختصر عرصہ میں مکمل کرکے' اپنے نگران اساتذہ کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔ اور یونیورسٹی کے امتحانات کے نئے ریکارڈز اور معیار قائم کئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے جب اپنے ایک قابل نگران پروفیسر سے سرٹیفکیٹ طلب کیا تو استاد نے فخریہ طور پر اپنے پاکستانی شاگرد سے کہا کہ بہتر ہے کہ آپ مجھے لکھ کر دیں کہ میں آپ کا استاد رہا ہوں۔ چوبیس پچیس سال کے طالب علم کی اگر یہ علمی شان ہو تو مستقبل کی کامیابیوں کی چمک دمک کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ حیران کن حقیقت ہے کہ 1958ء میں صرف 32 سال کی عمر میں ڈاکٹر عبدالسلام نے نئے سائنسی نظریات پیش کئے۔ 1979ء میں جب دو امریکی سائنسدانوں نے اپنی آزادانہ تحقیق کے نتیجہ میں وہی اکیس سال قبل کی ڈاکٹر سلام کی تھیوری پیش کی تو ان دونوں سائنسدانوں کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی نوبل انعام دینا پڑا۔ تاخیر کی وجہ پاکستانی ہونا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام بے پناہ ذہنی' علمی، نظریاتی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ بے مثال علمی و تنظیمی لیاقت سے بھی بہرہ مند تھے۔ انہیں یقین کامل تھا کہ وہ پاکستان اور تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے محروم لوگوں کی زندگیوں میں جدید علوم' سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ خوشی اور خوشحالی لاکر باوقار معیار زندگی ممکن بنا سکتے ہیں۔

اور پچاس سے زائد آزاد و خود مختار مسلم ممالک وہی کردار ادا کریں جو ازمنہ وسطی کی پانچ صدیوں کے دوران مسلمان بادشاہوں کی سرپرستی میں مسلمان سائنسدانوں' جابر بن حیان' خوارزمی' مسعودی' البیرونی' عمر خیام' ابن رشد' طوسی' ابن نفیس نے علم و عمل اور عزم سے عالمی رہنمائی کا حق ادا کیا لیکن جب ہندوستان میں مسلمان حکمران ہوئے تو بقول پروفیسر ڈاکٹر سلام

"حکمت اور سائنس کی روایت ختم ہو چکی تھی۔ زمام اقتدار' ناخواندہ بادشاہوں کے ہاتھ میں تھی جو اپنے جاہ و جلال کا شوق رکھتے تھے۔ اور بس۔ انہوں نے آنے والی نسلوں کے لئے عالیشان مقبروں کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ مسلمان بادشاہوں نے سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے روپیہ خرچ نہ کیا۔ مسلمان بادشاہوں کا یہ رویہ ہنوز جاری ہے"

ڈاکٹر سلام اس مہلک رویہ کو بدلنا چاہتے تھے تاکہ آنے والے دور کے سخت چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان اور تیسری دنیا کے نوجوان سائنسدان تیار کئے جاسکیں۔ سائنس کی تعلیم عام کرنے اور ٹرانسفر آف ٹیکنالوجی ممکن بنانے کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام اپنے سائنسی وژن کے مطابق سائنس کا ایک شہر تخلیق کرنا چاہتے تھے۔ یعنی 20 ویں صدی کے جدید ترین علوم' سائنس اور ٹیکنالوجی کا تاج محل بنانا چاہتے تھے۔

1960ء سے لے کر 1974ء تک ڈاکٹر سلام کو صدر مملکت کے چیف سائنٹیفک مشیر کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا اور اسی عرصہ میں ڈاکٹر سلام اور ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی کی مثالی سائنسی رفاقت نے ایک "ڈریم ٹیم" کے طور پر مربوط سائنسی قومی پالیسی کے تحت ٹھوس نتائج حاصل کئے اور کراچی پاور پلانٹ کے علاوہ Pinstech اور Suparco جیسے بنیادی ادارے قائم کئے۔ اپنے مجوزہ تصوراتی سائنسی شہر کو اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں میں پیش کیا۔ 62-1961ء کا زمانہ تھا اقوام متحدہ میں اس منصوبہ کو توجہ کے ساتھ سنا گیا اور یونیسکو نے تین ہزار ڈالرز کے علاوہ اپنا ٹریسٹ کا شہر اور اس کی تمام سہولیات ان کے حوالہ کر دیں۔ اسی شہر میں 1964ء میں ایک عظیم الشان ادارہ' انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کے نام سے قائم کیا گیا۔ اس سنٹر میں ہر سال تیسری دنیا کے غریب ممالک سے ایک ہزار نوجوان سائنسدان آتے ہیں جو ترقی یافتہ ممالک سے مدعو کئے گئے نامور سائنسدانوں سے باہم مل کر براہ راست بات چیت سوال و جواب بحث مباحثہ اور سیمینارز کے ذریعہ جدید سائنسی رجحانات اور پیش رفت سے آگاہی حاصل کرتے ہیں اور اسی طرح ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدان جدید علوم کے چراغوں سے نئے چراغ روشن کرکے پسماندہ غریب ملکوں کے لئے روشن مستقبل کی راہیں ہموار کرتے ہیں۔ گذشتہ ۳۲ سال کے دوران تیسری دنیا کے تینتیس ہزار نوجوانوں نے اس سے استفادہ حاصل کیا۔

ٹریسٹ کے آئی سی ٹی پی سنٹر کے بانی ڈائریکٹر کے طور پر ڈاکٹر عبدالسلام نے 1964ء سے لے کر 1994ء تک پورے تیس سال انتھک طریق پر غیر معمولی خدمات سرانجام دیں ریٹائرمنٹ پر ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر دنیا کے مختلف قوموں اور ملکوں کے نمائندوں اور سائنس دانوں نے شرکت کی اور سب نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ڈاکٹر سلام کو ان کے علمی کارناموں پر خراج تحسین پیش کی۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے قریب تر ہو کر ان کو الوداع کہے۔ بالآخر ایک طویل قطار بن گئی۔ تمام دنیا سے آئے ہوئے یہ سائنس دان قطار بنا کر آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے پاکستان کے نوبل لاریٹ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے سامنے آکر رکتے' عقیدت سے سر جھکاتے ہوئے الوداعی الفاظ کے ذریعہ ان کی شخصی عظمت کو سلام کرتے ہوئے آگے گذر جاتے۔ ایک پاکستانی کے لئے یہ عقیدت اور عزت و احترام چشم فلک نے ایسا نظارہ پہلے کب دیکھا ہوگا؟ اس تقریب میں قائداعظم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی بھی موجود تھے۔ ماہنامہ "نیوز لائن" میں آپ لکھتے ہیں کہ اس غیر معمولی الوداعی تقریب میں کسی طرح ایک نوجوان پاکستانی طالب علم بھی پہنچ گیا اور قطار میں کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ باری آنے پر نوجوان پاکستانی نے آگے جھک کر ڈاکٹر سلام سے کہا" سر پاکستان کو آپ پر فخر ہے"

پاکستان کا لفظ سنتے ہی اس عظیم سائنسدان کی آنکھوں سے آنسو نکل کر رخساروں سے نیچے بہنے لگے۔ یقیناً ان آنسوؤں کے اندر اس کربناک کیفیت کا بھی اثر ہوگا کہ وہ ٹریسٹ میں قائم کردہ اپنے عالمی سائنسی ادارہ کو اپنے وطن پاکستان میں کیوں نہ قائم کر سکے۔ بلاشبہ ڈاکٹر سلام کے ان آنسوؤں کی شکل میں ہماری قوم اور ملک و ملت نے بہت بڑی قیمت ادا کی ہے۔ 28 سال کی عمر کے نوجوان عبدالسلام نے جب نامساعد حالات سے مجبور ہو کر سائنسی تنہائی سے خوفزدہ ہو کر' باہر کا رخ کیا تو بہت جلد اپنی غیر معمولی ذہانت اور سائنسی صلاحیت کا ساری دنیا سے لوہا منوایا اور انہیں ترقی یافتہ سپر طاقتوں کے مراکز لندن' واشنگٹن' ماسکو پیکنگ میں ہر جگہ قدر و منزلت کی نگاہ سے سرفراز کیا گیا۔ پیکنگ میں چائنیز اکیڈمی آف سائنسز نے ڈاکٹر سلام کے اعزاز میں جو استقبالیہ دیا اس میں وزیراعظم چواین لائی شریک ہوئے لیکن چین کے صدر نے بھی پروٹوکول کے تمام تکلفات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس پروقار تقریب میں شرکت کی اور پاکستانی سائنسدان کے خطاب کو سامعین میں بیٹھ کر سنا۔ اسی طرح جب ڈاکٹر سلام جنوبی کوریا گئے تو وہاں کے صدر مملکت نے دوران ملاقات ان سے خاص طور پر پوچھا کہ وہ انہیں بتائیں کہ کس طرح کی تحقیق اور علمی کارنامہ کے ذریعہ ایک کورین شہری کو بھی نوبل انعام مل سکے اور وہ اپنے ملک کے لئے وجہ افتخار بن سکے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر اسرار احمد علی کے الفاظ میں "عبدالسلام ایک فرد نہیں' ایک تحریک کا نام ہے۔ یہ تحریک ہے علم و دانش کی عمل و جفاکشی کی' اور اپنے تہذیبی ورثہ میں جائز فخر کی یہ تحریک ہے۔ دنیا سے غربت اور جہالت مٹانے کی اور طاقتور ممالک کے ظلم و استحصال کے خلاف جہاد کی"

یقیناً ڈاکٹر عبدالسلام کے فروغ سائنس کے مشن کی ضرورت و افادیت وقت کے ساتھ بڑھتی رہے گی اور یہ عالمی مقصد ڈاکٹر صاحب کے بے لوث علمی و عملی سائنسی خدمات کی یاد دلاتا رہے گا۔

(ہفت روزہ فیملی-11-جنوری 98ء)

اول و آخر پاکستانی

الف۔ ماہر علم و ادب پروفیسر خواجہ مسعود صاحب اپنے مضمون مطبوعہ "دی نیوز" 96-12-23 میں رقم طراز ہیں:-

(I) "نوبیل پرائز دیئے جانے کی تقریب میں ڈاکٹر سلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ ایک پاکستانی کے طور پر جانے اور پہچانے جائیں۔ اس موقعہ پر ان کا لباس' اچکن' پگڑی جس پر سیدھا طرہ بھی اٹھا ہوا تھا اور سنہرے کام والے کھسے پر مشتمل تھا۔"

(II) "مختلف ممالک نے کوشش کی ڈاکٹر سلام ان کی شہریت لے لیں۔ مثلاً نہرو نے ڈاکٹر سلام صاحب کو کہا کہ آپ تقسیم ہند سے پہلے تو انڈین تھے۔ ایک دفعہ انڈیا آجائیں۔ ہم جیسا ادارہ آپ کہیں گے بنائیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب بھلا کیسے ماننے والے تھے۔ بلکہ ہم نے ڈاکٹر صاحب کی علالت کے دوران انڈین اخبارات کے تراشے دیکھے ہیں جن سے پتہ چلتا تھا کہ انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے بار بار کہا کہ ہم آپ کو 300 کروڑ آفر کرتے ہیں اور سلام یونیورسٹی سری نگر میں بنائیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب نے کہا آپ میرے نام پر جو مرضی بنائیں میں اول و آخر پاکستانی ہوں..... ڈاکٹر صاحب کو اپنے وطن پاکستان سے اس قدر محبت تھی کہ کہا کہ زندگی میں نہ سہی مرنے کے بعد مجھے دفن تو پاکستان میں کریں۔ پاکستان ڈاکٹر سلام کی First Priroify تھا اور پاکستان ہی ڈاکٹر سلام کا First and last love تھا۔ وہ کہتے تھے کہ پاکستانیوں میں بہت Potential ہے لیکن اس کے لئے ملک میں حالات سازگار نہیں کہ وہ آگے آسکیں۔"

سائنس میگزین کے ایڈیٹر جناب قاسم محمود نومبر 1992ء کی تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کی چوتھی جنرل کانفرنس منعقدہ کویت کی اختتامی روداد بیان کرتے ہیں۔

"اگلے روز صبح دس بجے صبح میری روانگی تھی۔ میں ڈاکٹر صاحب سے الوداعی مصافحے کے لئے لفٹ سے نیچے اترا...... ان کی دوربین نگاہوں نے مجھے دیکھ لیا۔ میں ان کے قریب گیا۔ ان کی خرخراہٹ والی خفیف آواز سننے کے لئے اپنا چہرہ ان کے چہرے کے بالکل قریب کر لیا۔ کہنے لگے "کل آپ نے ڈاکٹر عثمانی کا ذکر کر کے بہت اچھا کیا۔ مجھے سکون پہنچا۔ اللہ آپ کو خوش رکھے اور وہ آپ کے حلق میں جو سرطان ہو گیا تھا اس کا کیا حال ہے"؟ اور کہا "میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حاضر ہوں۔ اچھا خدا حافظ۔ جائیے پاکستان کی خدمت کیجئے۔ خط لکھا کریں اور اگر احباب میرا حال پوچھیں تو کہنا اب اچھا ہے۔ جو بھی ملے اسے میرا اسلام کہنا۔"

علاج بالغذاء

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

ادرک

خوش ذائقہ غذا - مفید دواء

یہ ایک جڑ ہے جو زمین کے اندر ہوتی ہے ترو تازہ کو ادرک خشک کو سونٹھ' عربی میں زنجبیل اور انگریزی میں جنجر Ginger کہتے ہیں۔

تاثیر :- گرم وخشک ہے۔

خواص

زنجبیل کے خواص کے بارہ میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبات پیش کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں "اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے جس کو ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے اور ایسی گرمی پہنچاتی ہے جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص85)

تفصیلی خواص

ہاضمہ کو طاقت دیتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے بلغم اور معدہ کی فاسد رطوبتوں کو خارج کرتی ہے نیز ان کی پیدائش کو روکتی ہے اجابت و پیشاب کھلاتی ہے معدہ کو طاقت دے کر اس کی استعداد کار کو بڑھاتی ہے جسم میں حرارت غریزی پیدا کرتی ہے یعنی ایسے لوگ جن کا جسم سرد رہتا اور بلڈ پریشر کم رہتا ہو جسم میں ضعف ونقاہت کی شکایت رہتی ہو اعصاب ست اور تھکے تھکے رہتے ہوں ذہن و حافظہ کمزور ہو طبیعت پژمردہ رہتی ہو تو ان سب علامات وعوارض کے ازالہ کے لئے مفید ہے۔

یوں تو ایسے تمام عوارض کے لئے جو ریح اور سردی کے سبب وجود میں آتے ہیں (ہر عمر) میں مفید ہے تاہم چالیس سال کی عمر کے بعد پیدا ہونے والے اکثر و بیشتر عوارض میں حددرجہ مفید ہے سرد مزاجوں اور عمر رسیدہ لوگوں کے لئے اس کا مداومت کے ساتھ استعمال نہ صرف مذکورہ بالا امراض کا ازالہ کرتا ہے بلکہ تحفظ بھی فراہم کرتا ہے ویسے تو یہ (حسب مزاج وطبیعت) ہر عمر اور موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے تاہم اس کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے سرما میں گرم مزاج لوگ بھی (بلحاظ طبیعت و ضرورت) استعمال کرسکتے ہیں جبکہ سرد مزاج ہر موسم میں بلا تردد اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

ریح اور بادی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریوں مثلاً جوڑوں کا درد لنگڑی کا درد (Sciatica) درد نقرس (Gout) کمر درد سردی کے درد استسقاء (Dropsy) موٹاپا۔ بواسیر (Piles) بلغمی دمہ وکھانسی کے لئے مفید ہے یہ اعصاب کو طاقت و تحریک دیتی ہے لہٰذا ضعف اعصاب' فالج' لقوہ' جوڑوں کے درد' ریاحی درد' اعصابی درد جوڑوں کی سختی میں خوردنی اور مقامی طور پر (بطور مالش) اس کا استعمال مفید ہے۔

استعمال کے مختلف طریق

- کسی بھی سالن میں ملا کر استعمال کی جاسکتی ہے۔
- ادرک کو چھیل کر کوٹ کر گھی میں بھون کر ہلکا نمک مرچ ملا کر بطور سالن کے استعمال ہو سکتی ہے نمک مرچ کی بجائے شہد یا چینی بھی ملائی جا سکتی ہے۔
- جوسر (Juicer) کی مدد سے اس کا رس نکال کر تین گنا چینی ملا کر آگ پر قوام کر کے رکھ لیتے ہیں اور اسے دن میں کئی مرتبہ چٹاتے ہیں یہ چٹنی خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ سردی کے نزلہ زکام کھانسی دمہ گلے کی خرابی آواز کی خرابی جوڑوں کے درد اور دیگر امراض جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں سب میں مفید ہے۔
- ادرک کا جوس اور لیموں کا جوس ہم وزن ملا کر چاٹنے سے ہاضمہ قوی ہو جاتا ہے اور بھوک خوب لگتی ہے یہ طریق گرم مزاجوں کے لئے زیادہ مناسب ہے۔
- ادرک کو اچار و مربہ کی صورت میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ادرک کا اچار

ادرک کو اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں اور مناسب ٹکڑے اور کاشیں کاٹ لیں ایک کلو کاشوں کے لئے درج ذیل اشیاء درکار ہوں گی۔

پسا ہوا نمک 120 گرام
پسی ہوئی میتھی 30 گرام
گودہ املی 30 گرام
پسی ہوئی سرخ مرچ 30 گرام
پسی ہوئی سیاہ مرچ 30 گرام
پسی ہوئی سونف 30 گرام

کاشوں میں نمک ڈال کر ان کو کسی صاف مرتبان میں رکھ لیں اور چار پانچ دن تک دھوپ میں رہنے دیں یہاں تک کہ کاشیں پیلی ہو جائیں اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے اجزاء کو مرتبان میں تھوڑے سے سرسوں کے خالص تیل کے ساتھ ملا کر ڈال دیا جائے اور ہلکے ہلکے ہلا دیا جائے اس کے بعد پھر اس مرتبان میں مزید سرسوں کا تیل ڈال دیا جائے تاکہ سب اجزاء تیل میں بخوبی ڈوب جائیں ڈھکنا بند کر کے مرتبان کو دو تین دن دھوپ میں رکھا رہنے دیا جائے۔

ادرک کا مربہ

ادرک کو دھو کر صاف کریں اور چھلکا اتار لیں اور پانی میں جوش دیں اس کے بعد تھوڑا سا نمک ملا کر خوب جوش دیں جب نرم ہو جائے تو نکال لیں اور چینی کا قوام (چاشنی) بنا کر ملالیں دوسرے روز اگر قوام پتلا ہو جائے تو مع ادرک قوام کو دوبارہ صحیح کرلیں مقدار خوراک دس گرام سے بیس گرام۔

اگر ادرک میسر نہ آسکے تو سونٹھ کو کسی برتن میں رکھ کر نمدار ریت میں دبائیں اور روزانہ پانی چھڑکتے رہیں اکیس روز کے بعد نکال کر چھری یا چاقو کی مدد سے چھیل کر چھلکا اتار لیں اور مذکورہ طریق پر مربہ تیار کریں مربہ ادرک گرم مزاجوں کے بھی موافق آجاتا ہے کیونکہ اس میں گرمی کی تاثیر نسبتاً کم ہوتی ہے مربہ کا شیرہ موسم گرما میں ٹھنڈے پانی میں ملا کر بطور خوشذائقہ مشروب استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ادرک کا مقامی استعمال

روغن ادرک جوسر کی مدد سے ادرک کا رس 1/2 لیٹر نکالیں اور تیل سرسوں خالص 1/4 لیٹر میں ملا کر دیگچی میں ڈالیں اور آگ پر خوب جلائیں جب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اتار لیں۔

فوائد ریاحی درد جوڑوں کے درد جوڑوں کی سختی فالج لقوہ نیز بالچر میں اس کا مقامی استعمال بطور مالش مفید ہے۔

☆......☆......☆......☆

ماخوذ

باٹا کی تاریخ

بعض لوگ اور نام ہماری تہذیب اور رسم و رواج کا حصہ بن جاتے ہیں۔ چاہے کوئی انہیں استعمال کرے یا نہ کرے لیکن اس لفظ اور نام کو ملک کا بچہ بچہ بھی اچھی طرح جانتا پہچانتا ہے۔ اسی طرح کا ایک نام اور لفظ باٹا ہے۔ باٹا کو اگر جوتوں کے کاروبار کا بادشاہ کہا جائے تو کچھ بعید نہ ہوگا۔ اس کی دنیا بھر میں 75 کمپنیاں ہیں جو سالانہ 27 کروڑ جوتے تیار کرتی اور بیچتی ہیں۔ باٹا کے جوتوں کی تجارت کا جال دنیا کے ساٹھ ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ان ملکوں کی فہرست میں امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ جرمنی جیسے انتہائی ترقی یافتہ ممالک بھی شامل ہیں۔

باٹا چیکوسلواکیہ کے ایک قصبے "زلن" کے ایک باشندے ٹومس باٹا کے نام کا ایک حصہ تھا جو اس نے اپنی کمپنی کو دیا۔ یہ کمپنی جوتے بنانے اور فروخت کرنے کا کاروبار کرتی تھی۔ اس کمپنی نے 24۔ اگست 1894ء کو اپنا کاروبار شروع کیا۔ 1905ء تک باٹا یومیہ 2200 جوتے بنانے لگا جو دور دراز کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے تاجر خریدتے اور بیچتے تھے۔ اور جنگ عظیم اول تک ان کی تعداد 20 لاکھ تک پہنچ گئی۔ 1930ء میں باٹا دنیا بھر میں جوتوں کی تجارت کا سب سے بڑا ادارہ بن گیا۔

ٹومس باٹا 1932ء میں ایک فضائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے لیکن اس وقت وہ فرانس۔ آسٹریا۔ رومانیہ۔ سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ۔ مصر۔ بیلجئم۔ فن لینڈ لکسمبرگ۔ ہنگری۔ اٹلی۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور اور ہندوستان میں باٹا کمپنی کی شاخیں کھولنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

ٹومس باٹا کی وفات کے بعد ان کی جگہ تھامس جے باٹا نے لے لی اور اسی محنت اور جوش و خروش سے ان کے جاری کردہ کام کو جاری رکھا۔

دوسری جنگ عظیم کے وقت باٹا کے ہیڈ کوارٹرز کو برطانیہ منتقل کر دیا گیا اور پھر باٹا انٹرنیشنل سنٹر ٹورانٹو کینیڈا میں قائم کیا گیا۔ جس نے بے حد موثر اور فعال کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ 1970ء' 1980ء اور 1990ء کی دہائیوں میں باٹا کے پیداواری مراکز ترقی پذیر ممالک اور چین منتقل کر دئے گئے۔ صارفین' مارکیٹنگ اور ملازمین پر مرکوز نئی پالیسیاں وضع کی گئیں۔

پاکستان میں باٹا کا آغاز لاہور کے نزدیک واقع باٹا پور فیکٹری سے ہوا۔ جس کی ایک دوسری برانچ فیکٹری "مراکہ" پنجاب میں قائم کی گئی۔ ان فیکٹریوں میں نہ صرف چمڑے بلکہ ہائی ٹیکس۔ پی۔ وی۔ سی۔ اور ربڑ کے جوتے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ جو نہ صرف پاکستان کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں بلکہ سپین۔ فرانس جرمنی۔ کویت اور دبئی کو بھی جوتے برآمد کئے جاتے ہیں۔

باٹا شو آرگنائزیشن دنیا بھر میں جوتے تیار اور فروخت کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے جہاں بچوں کے جوتے۔ کھیلوں کے جوتے۔ صنعتی استعمال کے لئے مخصوص جوتے۔ موسم کے لحاظ سے استعمال ہونے والے جوتے اور ہر قسم کے دفتری اور گھریلو استعمال کے معیاری جوتے تیار اور فروخت کئے جاتے ہیں۔

اس وقت باٹا سالانہ 27 کروڑ جوتوں کے جوڑے تیار کرتا ہے۔ جو اس کی اپنی 6300 دوکانوں اور شورومز پر نمائش اور فروخت کئے جاتے ہیں۔ باٹا والوں کا کہنا ہے کہ وہ ہر روز تقریباً دس لاکھ خریداروں کی ضروریات پوری کر رہا ہے۔

بہرحال باٹا کی تاریخ ہمیں سبق دیتی ہے کہ اگر کوئی شخص محنت۔ دیانت اور استقلال سے کوئی کام کرے تو خدا بھی اس کی کوششوں میں برکت ڈالتا ہے اور وہ خدمت خلق کے جذبہ سے کئے گئے کام میں آخرکار کامیاب ہو جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

یوم مسیح موعود

○ امراء کرام- صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 23- مارچ کو "یوم مسیح موعود" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے لئے مقابلہ مضمون نویسی برائے سہ ماہی دوم کا عنوان "ملفوظات حضرت مسیح موعود کی اہمیت" ہے۔ جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15- اپریل 99ء ہے۔ خدام کثرت سے اس میں شرکت کریں۔ قائدین کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ عائشہ ارشد صاحبہ دختر مکرم میاں محمد ارشد گوندل صاحب آف کوٹ مومن حال سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم اظہر احمد صاحب وڑائچ ولد ماجد احمد صاحب وڑائچ سیکرٹری اشاعت کیلگری کینیڈا کے ساتھ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر پر مربی ضلع مکرم محمد اشرف صاحب نے بر مکان 194 منصورہ آباد سرگودھا پڑھا عزیزہ عائشہ ارشد میاں خدا بخش گوندل صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی- حاجی میاں رشید احمد صاحب گوندل مرحوم آف کوٹ مومن کی پوتی اور عزیز مکرم چوہدری محمد حیات صاحب ماگٹ کی نواسی ہے۔ عزیز اظہر وڑائچ مکرم چوہدری ووھاوے خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک فرمائے۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب عباسی کا نکاح ہمراہ ثمینہ رزاق صاحبہ بنت مکرم عبدالرزاق صاحب کوارٹر انصار اللہ ربوہ- /30000 سے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 99-2-3 کو پڑھا- مورخہ 99-2-5 دعوت ولیمہ بصورت عصرانہ دیا گیا- ولیمہ کے آخر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی- احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نکاح بابرکت فرمائے (آمین)

گمشدہ تھیلا

○ مکرم شیخ وحید احمد صاحب کا ایک تھیلا جس میں بجلی کا سامان "ڈرل مشین" پلاس پیچ کش وغیرہ تھے سائیکل پر سے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دے۔

(صدر عمومی)

واقفین نو

○ مورخہ 14- دسمبر 98ء کو واقفین نو دارالفتوح ربوہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم وکیل وقف نو صاحب نے واقفین نو کا انفرادی جائزہ لیا اور بچوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کی اور والدین کو تاکید کی کہ بچوں کو کلاسز میں باقاعدگی سے بھجوایا کریں اجلاس کے آخر پر قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے واقفین نو کو سند امتیاز تقسیم کی گئیں اس اجلاس میں 56 واقفین نو 48 مائیں اور 7 دیگر احباب نے شرکت کی۔

واقفین نو دارالفتوح نے عیدالفطر سے قبل غریب بھائیوں کے لئے عید گفٹ بنائے اور متفرق گھروں میں سویاں- نقدی- اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

مورخہ 24- فروری 99ء کو دارالرحمت شرقی (ب) کے واقفین نو کی تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی قبل ازیں ہفتہ بھر واقفین نو کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محمد خالد گورائیہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی تھے تلاوت اور نظم کے بعد اول دوئم اور سوئم آنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے آخر پر دعا کے ذریعہ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

○ مورخہ 21- فروری 1999ء کو بیت الذکر شیخوپورہ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیکرٹری صاحب وقف نو نے حضرت مصلح موعود کی سیرت سے متعلق دلچسپ اور سبق آموز اور معلوماتی باتیں بچوں کو بتائیں۔ واقفین نو بچوں نے حضرت مصلح موعود کی سیرت پر تقاریر کیں اور حضرت مصلح موعود کا کلام بھی پڑھ کر سنایا گیا پیشگوئی حضرت مصلح موعود سے متعلق بچوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اس پروگرام میں 30 واقفین نو اور 18 والدین نے شرکت کی آخر پر دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ محترمہ صدیقہ قیصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط بٹ صاحب نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں نمایاں خدمت کی۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب (سابق استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) 9- جنوری 1999ء کو وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت المہدی ربوہ میں بعد از نماز مغرب پڑھائی گئی۔ آپ نے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مطالعہ کتب برائے خدام

○ مارچ 99ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے آئینہ کمالات اسلام (اردو) کا آخری تہائی حصہ مقرر ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں۔ ناظمین اور قائدین سے بار بار توجہ دلانے کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا بنیامین صاحب دارالعلوم جنوبی تقریباً چار سال سے آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں نظر بہت کمزور ہے۔ کئی جگہ سے علاج کروایا گیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا اب ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ آنکھ کی پتلی تبدیل ہونی ہے۔ درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب آف نواب شاہ شہر دل کے بڑھ جانے کی وجہ سے علیل ہیں ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔ احباب ان کے لئے دعا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عید ملن پارٹی واقفین نو سرگودھا شہر

○ مورخہ 14- فروری 99ء بروز اتوار واقفین نو سرگودھا شہر کی عید ملن پارٹی بیت الذکر نیو سول لائن سرگودھا میں منعقد ہوئی۔ مکرم محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا نے شرکت فرمائی وکالت وقف نو کی طرف سے مکرم کلیم احمد طاہر صاحب نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے واقفین نو اور والدین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ مکرم کلیم صاحب نے بچوں کا جائزہ لیا اور والدین کو تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ ضلع سرگودھا نے کروائے اور انعامات تقسیم کئے اس ریلی میں 60 واقفین نو اور ان کے والدین نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی ویڈیو گرافی بھی کی گئی۔ اس اجلاس کے انعقاد میں مکرم محمد احمد نعیم مربی سلسلہ سرگودھا شہر۔ مکرم خالد محمود صاحب سیکرٹری وقف نو شہر۔ مکرمہ جمیلہ سرور صاحبہ نگران واقفین نو سرگودھا مکرم نصیر احمد خالد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نے بھرپور محنت کی مکرمہ آمنہ صلاح الدین صاحبہ آف ہالینڈ نے واقفین نو کو وہاں سے تحائف بھجوائے جو بچوں میں تقسیم کئے گئے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

المصومین کے مزار مبارک کے پہلو میں دفن ہوئے۔ گویا آپ نے نہ ہی زندگی میں خدا کے محبوب اور رسول کا دامن چھوڑا۔ اور نہ موت کے بعد بلکہ حیات چند روزہ کے بعد وہ پھر اکٹھے ہو گئے۔ اور ایک دوسرے کو تحفہ محبت پیش کیا۔"

(سر الخلافہ ص 21)

بقیہ صفحہ 4

سے سوال کیا بابا ملازمت میں کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ حضرت منشی صاحب کے چہرے پر جوش صداقت سے بھری ہوئی سنجیدگی طاری ہوئی اور فرمایا

میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کیا اور جو فیصلے کئے اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا ہو سکتا ہے مگر میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں ہو سکتی۔

(روزنامہ الفضل 17- جنوری 1976ء)

خلال کا تنکا

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ قادیان کے ایک احمدی دوست نے متعدد احمدی احباب کی دعوت کی۔ جن میں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب اور مولوی حسن علی صاحب بھی تھے۔ جب دعوت سے فارغ ہو کر قیام گاہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو راستہ میں ایک مکان تھا۔ اس پر سرکنڈوں کا چھپر تھا۔ اس چھپر سے بعض سرکنڈے جو قریب اور نیچے کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک سرکنڈے سے مولوی حسن علی صاحب نے دانتوں کے خلال کے لئے ایک تنکا توڑ لیا۔ جب مولانا نورالدین صاحب......نے مولوی حسن علی صاحب کو دیکھا کہ آپ نے خلال کے لئے تنکا توڑا ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور مولوی صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کی صحبت کا اثر میرے قلب پر بلحاظ تقویٰ کے اس قدر پڑا ہے کہ جس تنکے کو آپ نے توڑا ہے میرا قلب اس کے لئے ہرگز جرأت نہیں کر سکتا بلکہ ایسے فعل کو خلاف تقویٰ اور گناہ محسوس کرتا ہے۔ اس پر مولوی حسن علی صاحب سخت متعجب ہو کر کہنے لگے۔ کیا یہ فعل بھی گناہ میں داخل ہے؟ میں تو اسے گناہ نہیں سمجھتا۔ حضرت مولانا نے فرمایا جب یہ سرکنڈا غیر کے مکان کی چیز ہے تو اس سے مالک مکان کی اجازت کے بغیر تنکا توڑنا میرے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مولوی حسن علی صاحب کے قلب پر تقویٰ کے اس دقیق عملی نمونہ کا بہت بڑا اثر ہوا۔

(حیات نور صفحہ 195)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 15- مارچ۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
16- مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-19
17- مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-52
17- مارچ۔ طلوع آفتاب 6-13

عالمی خبریں

تعلقات میں رکاوٹ بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاک بھارت تعلقات میں رکاوٹ پاکستانی عوام کے جذبات ہیں۔ دونوں ملکوں کے تعلقات کو دو طرفہ مذاکرات کے ذریعہ مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔ کسی تیسرے فریق کی موجودگی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی کو ثالثی کی اجازت دی جائے گی۔ پاکستان کے وزیر اعظم ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہ کرنے کے کسی معاہدہ پر دستخط کرنے کو تیار نہیں۔ البتہ انہوں نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے باہمی تعاون سے اتفاق کیا ہے۔

اسامہ دو فوجی امداد لو امریکہ نے پاکستان کو پیشکش کی ہے کہ اسامہ بن لادن ہمارے حوالے کروا دو پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد بحال کردی جائے گی۔ ریڈیو ماسکو نے بتایا ہے کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔

بھارت کا الزام بھارت نے الزام عائد کیا ہے کہ چین پاکستان کو پلاٹونیم اور ایٹمی ہتھیار فراہم کر رہا ہے۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے بھی چین کی مدد سے کئے۔ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں ٹھوس ثبوت ملے ہیں اور سی آئی اے نے بھی یہی رپورٹ دی ہے۔

بس سروس ختم کرنے کی دھمکی بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے دھمکی دی ہے کہ اگر پاکستان نے کشمیریوں کی مدد بند نہ کی تو بس سروس ختم کردی جائے گی۔ سرحدیں پرامن رہنی چاہئیں۔

طالبان شمالی اتحاد مذاکرات کامیاب اقوام متحدہ کے ذریعے طالبان اور شمالی اتحاد کے مذاکرات کامیاب ہوگئے۔ افغانستان میں قومی حکومت بنانے پر اتفاق ہوا ہے۔ مستقل جنگ بندی اور جنگی قیدیوں کے تبادلے کے لئے مزید بات چیت عید الاضحیہ کے بعد ہوگی۔ سرکاری وفد کے لیڈر وکیل احمد اور اتحاد کے محمد یوسف نے مشترکہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ بات چیت میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔

مہاتیر کی کامیابی ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے اہم صوبائی الیکشن جیت لیا۔ حکمران اتحاد نیشنل فرنٹ نے صباح کے الیکشن میں دو تہائی اکثریت سے کامیابی حاصل کرلی۔ 48- رکنی اسمبلی میں اتحاد کو 31- نشستیں ملیں۔ انور ابراہیم کی گرفتاری کے بعد یہ الیکشن مہاتیر کی حکومت کی مقبولیت کا پہلا ٹیسٹ تھا جس میں مہاتیر کامیاب ہوگئے۔

کوسووو میں بم دھماکے کوسووو میں بم دھماکے ہونے سے 7 مسلمان شہید اور 60- زخمی ہوگئے۔ سرب فوج نے پہلا دھماکہ دارالحکومت پرسٹینا کے قریب قصبے کے بازار میں کیا۔ دوسرے قصبے میں دو دھماکے کرائے گئے۔ متاثرہ علاقہ کسووو لبریشن آرمی کا گڑھ ہے۔

ایک ارب بے روزگار دنیا بھر کی 6- ارب آبادی میں بے روزگاروں کی تعداد ایک ارب ہوگئی ہے۔ سب سے زیادہ بے روزگاری مقدونیہ میں 43- فیصد ہے جبکہ سب سے کم بے روزگار لوگ وسطی ایشیائی ریاست ازبکستان میں ہیں۔ جہاں یہ شرح 0.4 فیصد ہے پاکستان میں یہ شرح 5.3 فیصد ہے۔

حملے بند کریں مصر نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عراق پر فضائی حملے بند کئے جائیں۔ واضح رہے کہ مصر امریکہ کا اہم حلیف شمار ہوتا ہے اس نے کہا ہے کہ عراق پر جارحیت کے جواب میں اقوام متحدہ کی خاموشی کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

ملکی خبریں

چیف جسٹس صاحبان کمیٹی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ ججوں کی خالی آسامیاں فوراً پر کی جائیں۔ کمیٹی کے اجلاس میں عوام کو انصاف کی فوری فراہمی اور عدالتی نظام کو فعال اور موثر بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا خصوصی عدالتوں کے قیام میں تاخیر پر بھی غور کیا گیا۔

کمپیوٹرائزڈ میٹر بجلی چوری روکنے کے لئے کمپیوٹرائزڈ میٹر لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ میٹر ایسے ہونگے جن کو کھولا نہ جاسکے گا۔ وزیر بجلی گوہر ایوب نے کہا کہ واپڈا کے 64- ارب کی وصولی مشکل مرحلہ ہے۔ جرات مندانہ اقدام کرنے ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومتیں فی الحال واجبات ادا کرنے کے قابل نہیں۔

شہباز شریف کا دورہ فیصل آباد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے فیصل آباد کے دورے کے دوران صبح سویرے سڑکوں کا اچانک معائنہ کیا اور بلدیہ کے چیف آفیسر کو معطل کر دیا۔ میئر اور ارکان اسمبلی سے شہر کے ترقیاتی کاموں پر برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے تمام زیر تکمیل سڑکیں تین ماہ میں مکمل کرنے کا حکم دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اور ڈی آئی جی ہاؤسز سمیت سرکاری رہائش گاہیں بیچ کر فنڈز پورے کئے جائیں۔

حکمران نااہل اور ان پڑھ سابق وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ معاشی عدم تحفظ سے قومی سلامتی خطرے میں ہے۔ حکمران نااہل اور ان پڑھ ہیں۔ فوج بھی پریشان ہے۔ مجھے مشترکہ اجلاس میں شرکت سے روکنے کی سازش کی گئی۔ پیپلزپارٹی کو مرکز اور صوبوں میں دو تہائی اکثریت دلائیں ہم بحران پر قابو پالیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر نہیں عوام کے سڑکوں پر آنے سے آئے گی۔

کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا دفتر خارجہ نے کہا کہ شہباز شریف نے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا دورہ امریکہ معمول کا دورہ تھا۔ جیسا کہ اعلیٰ حکومتی عہدیدار کرتے رہتے ہیں۔

کراچی میں 2- قتل کراچی میں تبلیغی جماعت کے دو کارکنوں نوید اور کاشف کی ہلاکت کے بعد شدید کشیدگی کی وجہ سے سیکیورٹی فورسز کا گشت بڑھا دیا گیا ہے۔ امام بارگاہوں مسجدوں اور مدرسوں پر پولیس اور رینجرز کا پہرہ لگا دیا گیا۔ نامعلوم افراد نے پولیس کی چار چوکیاں مسمار کردیں۔

تہمینہ دولتانہ کی والدہ کو جرمانہ بجلی کے ناجائز استعمال پر وفاقی وزیر تہمینہ دولتانہ کی والدہ کو ڈیڑھ لاکھ روپے جرمانہ کردیا گیا۔ ٹیوب ویل کے میٹر سے تعلیمی ادارے کو سپلائی دی گئی تھی۔

دوسرا سالانہ بچوں کا کتاب میلہ

کڈز وزڈم ہاؤس (مونٹیسوری سکول) دارالبرکات ربوہ میں 18 تا 26 مارچ بچوں کا دوسرا سالانہ کتاب میلہ منعقد ہو رہا ہے جس میں بچوں کے لئے شائع شدہ کتابوں کی نمائش کا انتظام ہوگا۔ والدین بچے اور دیگر احباب استفادہ کرسکتے ہیں۔